احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 7 فروری 2002ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61

جمعرات 7 فروری 2002ء 23 ذی قعد 1422 ہجری - 7 تبلیغ 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 32

بدترین شخص

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ کی نظر میں سب سے ذلیل اور بدتر آدمی وہ ہوگا جو اپنا نام ملک الاملاک رکھتا ہے یعنی بادشاہوں کا بادشاہ۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب ابغض الاسماء الی اللہ حدیث نمبر 5738)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مالک کی نسبت انصاف کی پابندی کی شرط لگانا بالکل بے جا ہے۔ ہاں ہم مالک کی صفات حسنہ میں سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ رحیم ہے وہ جواد ہے وہ فیاض ہے وہ گنہ بخشنے والا ہے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اپنے زرخرید غلاموں اور گھوڑوں اور گائیوں کی نسبت منصف مزاج ہے کیونکہ انصاف کا لفظ وہاں بولا جاتا ہے جبکہ دونوں طرف ایک قسم کی آزادی حاصل ہو۔ مثلاً ہم مجازی سلاطین کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ وہ منصف ہیں اور رعایا کے ساتھ انصاف کا سلوک کرتے ہیں اور جب تک رعایا ان کی اطاعت کرے ان پر بھی انصاف کا قانون یہ واجب کرتا ہے کہ وہ بھی رعایا کی اطاعت اور خراج گزاری کے عوض میں ان کے مال و جان کی پوری نگہبانی کریں اور ضرورتوں کے وقت اپنے مال میں سے ان کی مدد کریں۔ پس ایک پہلو سے سلاطین رعایا پر حکم چلاتے ہیں اور دوسرے پہلو سے رعیت سلاطین پر حکم چلاتی ہے۔ اور جب تک یہ دونوں پہلو اعتدال سے چلتے ہیں تب تک اس ملک میں امن رہتا ہے اور جب کوئی بے اعتدالی رعایا کی طرف سے یا بادشاہوں کی طرف سے ظہور میں آتی ہے تبھی ملک میں سے امن اٹھ جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہم بادشاہوں کو حقیقی طور پر مالک نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کو رعایا کے ساتھ اور رعایا کو ان کے ساتھ انصاف کا پابند رہنا پڑتا ہے مگر ہم خدا کو اس کی مالکیت کے لحاظ سے رحیم تو کہہ سکتے ہیں مگر منصف نہیں کہہ سکتے۔ کوئی شخص مملوک ہو کر مالک سے انصاف کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔ ہاں تضرع اور انکسار سے رحم کی درخواست کرسکتا ہے اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے تمام قرآن شریف میں اپنا نام منصف نہیں رکھا کیونکہ انصاف دو طرفہ برابری اور مساوات کو چاہتا ہے۔ ہاں اس طرح پر خدا تعالیٰ منصف ہے کہ بندوں کے باہمی حقوق میں انصاف کرتا ہے لیکن اس طرح منصف نہیں کہ کوئی بندہ شریک کی طرح اس سے کوئی حق طلب کرسکے کیونکہ بندہ خدا کی ملک ہے اور اس کو اختیار ہے کہ اپنی ملک کے ساتھ جس طرح چاہے معاملہ کرے جس کو چاہے بادشاہ بنادے جس کو چاہے فقیر بنادے اور جس کو چاہے چھوٹی عمر میں وفات دے اور جس کو چاہے لمبی عمر عطا کرے اور ہم بھی تو جب کسی مال کے مالک ہوتے ہیں تو اس کی نسبت پوری آزادی رکھتے ہیں۔

(چشمہ معرفت - روحانی خزائن جلد 23 ص 33)

یوم مصلح موعود

امراء کرام، صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ و معلمین سلسلہ کی خدمت میں عرض ہے کہ 20 فروری پیشگوئی یوم مصلح موعود کی مناسبت سے اپنے اپنے حلقوں میں پروگرام منعقد کر کے احباب جماعت کو معلومات بہم پہنچائیں اور اپنی رپورٹ ارسال فرمادیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

تحریک جدید سے متعلق ایک ہدایت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔
”تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے۔ سیکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ روپیہ جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ ساتھ فنانشل سیکرٹری (جو آجکل وکیل المال اول کہلاتا ہے) کے نام بھجواتے رہیں۔“

تحریک جدید کے اکثر اخراجات پیشگی ادا کرنے ہوتے ہیں اس لئے حضور کی یہ ہدایت عہدیداران کو ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئے۔ (وکیل المال اول)

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ طالبات میں داخلہ برائے سال 2002ء کے لئے درخواست ارسال کرنے کی آخری تاریخ 25 مارچ 2002ء ہے۔ انٹرویو برائے داخلہ 2 اپریل صبح 9 بجے پرنسپل کے آفس میں لیا جائے گا۔ والدین درخواست سادہ کاغذ پر پرنسپل عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ کے نام درج ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں۔

1- نام طالبہ مع ولدیت، تاریخ پیدائش، مکمل ایڈریس
2- برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی۔
3- پرائمری پاس ہونا ضروری ہے۔
4- طالبہ کی عمر 11 سال سے زائد نہ ہو۔ 9 اور 10 سال کی طالبات کو ترجیح دی جائے گی۔
5- طالبہ کو قرآن کریم ناظرہ درست تلفظ کے ساتھ روانی سے پڑھنا آتا ہو۔ اور والدین یا والدہ بھی درست تلفظ سے پڑھنا جانتے ہوں اور اپنی بچی کو حفظ کروانے میں خاص توجہ دے سکتے ہوں۔
6- طالبہ کی صحت اچھی ہو۔ نظر کمزور نہ ہو اور سر درد کی شکایت نہ ہو۔ طالبہ محنت کرنے کی عادی ہو۔
7- سب سے بڑھ کر یہ کہ طالبہ حفظ کرنے کا ذاتی شوق رکھتی ہو۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

عرفانِ حدیث

نمبر 104

مرتبہ: عبدالسمیع خان

عبادت - رباط

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتایئے آپؐ نے فرمایا:

دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا' مسجد میں دور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہ رباط ہے (یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنا)۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل اسباغ الوضوء حدیث نمبر 369)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ضرور بتایئے۔ آپؐ نے فرمایا (سردی وغیرہ کی وجہ سے مثلاً) دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا' - یہ جو دل نہ چاہنا ہے اس میں سردی کا مضمون بھی داخل ہے اور بھی بہت سے مضامین داخل ہیں۔ کئی لوگوں کو سستی ہوتی ہے' کئی دفعہ زیادہ گرم پانی سے وضو کرنا پڑتا ہے جیسا کہ پرانے زمانے میں فریج وغیرہ نہیں ہوا کرتے تھے تو باہر گرم ٹوٹیوں سے بعض دفعہ وضو کرنا پڑتا تھا تو کافی گرم پانی ہوتا تھا اور بعض دفعہ سردیوں میں بے انتہا ٹھنڈا ہو جاتا تھا۔ تو ایسی حالت میں وضو کرنا جبکہ طبیعت پر گراں گزرے۔ اگر طبیعت پر گراں نہ گزرے تو انسان وضو کرتا ہی ہے وہ بھی ایک نیکی ہے۔ مگر وہ نیکی جو اللہ تعالیٰ کو بطور خاص پسند ہے وہ یہ ہے کہ اللہ کی خاطر اپنی ناپسندیدہ باتیں اختیار کر لینا جو خدا کے ہاں پسندیدہ ہیں۔ اور 'مسجد میں دور سے چل کر آنا' - اب یہ مطلب تو نہیں کہ آدمی مسجد سے باہر جائے اور دور جا کر پھر واپس آئے۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر تو مسجد کیساتھ تھا اور نزدیک سے آتے تھے مگر اگر بہت دور بھی ہوتا تب بھی آنا ہی تھا۔ تو اس لئے رجحان کی بات ہو رہی ہے۔ دور سے چل کر آنا' یعنی وہ شخص جس کو نماز اتنی پیاری ہو کہ اگر دور سے بھی آنا پڑے تو وہ نماز کے لئے حاضر ہو جائے گا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' اب ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی۔ پس وہ جو دور سے آنے کا مفہوم میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں وہ اس دوسری بات نے کھول دیا ہے۔ دل اٹکا ہوا ہے جہاں بھی کہیں ہوگا انسان واپس وہیں پہنچے گا' یہ بھی ایک قسم کا رباط ہے' یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنا اور یہ بات آپؐ نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ دہرائی۔

رباط کیا ہوتا ہے؟ آپ میں سے اکثر کو تو علم ہونا چاہئے رباط کے متعلق میں پہلے بھی کئی خطبوں میں ذکر کر چکا ہوں۔ اب میں دہراتا ہوں تا کہ رباط کا مضمون اچھی طرح سمجھ آ جائے۔ قرآن کریم نے مومنوں کی جماعت کی تعریف میں فرمایا ہے کہ وہ سرحد پر گھوڑے باندھتے ہیں۔ سرحد پر گھوڑے اس لئے باندھے جاتے ہیں تا کہ دشمن کو سرحد میں داخل ہونے سے پہلے مار بھگایا جائے اور لڑائی دشمن کی سرزمین میں ہو اپنی سرزمین میں نہ ہو۔ کیونکہ سرحد پر بندھے ہوئے گھوڑے دور سے آتے ہوئے دشمن کو دیکھ لیتے ہیں اور ان کی طرف لپکتے ہیں' انتظار نہیں کرتے کہ وہ اپنی سرحد میں داخل ہو جائیں۔ یہ وہ دفاع کی ایک تکنیک' ایک دفاع کی ایسی حکمت عملی ہے جسے آج بھی نئی دنیا استعمال کر رہی ہے۔ تمام امریکن اور روسی اور اسی طرح دوسری بڑی طاقتوں کے جو دفاعی نظام ہیں ان میں دشمن پر نگاہ رکھنا کہ وہ ہماری سرحد کے قریب تو نہیں آ رہا یعنی ایسی حرکتیں تو نہیں کر رہا کہ جس کے نتیجے میں ہم پر حملہ ہو سکتا ہو اس صورت میں جب وہ ان کا نظام پہچان لیتا ہے کہ دشمن قریب آ رہا ہے تو پھر یہ انتظار نہیں کیا کرتے کہ وہ داخل ہو جائے پھر ہمیشہ اسے باہر نکل کر دوسری سرزمین میں پکڑتے ہیں اور وہیں Destroy کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جو لیزر کا نیا نظام بنا ہے یہ بھی اسی اصول کے تابع بنا ہے۔ مگر قرآن کریم میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیانات میں یہ ساری حکمتیں موجود ہیں۔ کوئی ایسی نئی ایجاد نہیں ہو سکتی جس کی بنیاد قرآن میں یا حدیث میں نہ ہو۔ پس دفاعی نظام کا ذکر فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ یہ بھی ایک قسم کا رباط ہے یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنا۔ جس شخص کا دل نم جس شخص کا دل نماز میں اٹکا ہوا اس پر فحشاء اور منکر حملہ کر ہی نہیں سکتے - جہاں بھی کوئی چیز اس کے اٹکے ہوئے دل کو اپنی طرف کھینچے گی وہ متنبہ ہو جائے گا۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے مضمون کو اس باریکی سے ہم پر کھولا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ کوئی دنیا کا کوئی رسول پیش کر کے دکھائے' ناممکن ہے کہ ان باتوں کا عشر عشیر بھی کسی اور رسول کی طرف کوئی انسان منسوب کر سکے خواہ کیسا ہی اس کا شیدائی کیوں نہ ہو۔ عبادت الٰہی جو انسانی روحانی زندگی کا مرکز ہے اس سے متعلق بہت کم باتیں ملتی ہیں اور ملتی ہیں تو نسبتاً سرسری۔ ہو سکتا ہے ان باتوں کو محفوظ ہی نہ کیا گیا ہو' لوگوں نے توجہ نہ کی ہو۔ مگر اب جو ہمیں تاریخ کے حوالے سے گزشتہ انبیاء کی باتیں ملتی ہیں ان میں تو لازماً عبادت الٰہی کے متعلق عشر عشیر تو کیا اس کا سوواں حصہ بھی مذکور نہیں ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے حوالے سے بیان فرمایا۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 12 دسمبر 97ء)

مالی قربانی کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 18- اکتوبر 1968ء کو تحریک جدید کے پینتیسویں سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

''غرض وعدے بھی بڑھانے ہیں اور ادائیگیاں بھی تیز کرنی ہیں تا کہ جو کام خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیابی کے ساتھ تحریک جدید کی قربانیوں کے نتیجہ میں ساری دنیا میں ہو رہا ہے وہ جاری رہ سکے اور ترقی کر سکے تحریک جدید کے کام نے آہستہ آہستہ ترقی کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہماری ضرورتیں بھی بڑھ رہی ہیں...... اگر ہم اس کی ادائیگی میں بھی سستی کریں تو ہم سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو کیسے پورا کریں گے۔ حالات بدل رہے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ ہماری ضرورتیں بھی بڑھ رہی ہیں مثلاً آپ دیکھیں ایک ملک میں آپ نے کام کیا۔ وہاں عیسائیت بڑے زوروں پر تھی اور امید رکھتی تھی کہ عنقریب وہ سارا ملک عیسائی ہو جائے گا۔ پھر ہمارے (مربی) خدا کی توفیق سے وہاں پہنچے اور خدا کی توفیق ہی سے ان کے کاموں میں برکت پیدا ہوئی اور آج وہاں کے حالات بدلے ہوئے ہیں اور اس قدر بدلے ہوئے ہیں کہ ایک ملک سے (..........) مجھے مطالبہ آیا ہے کہ یہاں کے حالات کے لحاظ سے آپ فوراً نو اور (مربی) ہمارے ہاں بھجوا دیں یہ افریقہ کا ایک ملک ہے اور لکھنے والے بھی افریقن احمدی ہیں۔ غرض دنیا کے حالات بالکل بدل رہے ہیں۔ اور جب حالات بدلے ہیں تو ہماری ضرورتیں بھی بدلیں گی۔ مثلاً ایک ملک میں ہمارا ایک (مربی) گیا۔ اس نے کام کی ابتداء کی اس وقت وہ کام تھوڑا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت ڈالی۔ اور وہ پھیلا اور اب ہم الحمد للہ کہتے کہتے تھکتے ہیں۔ اور اس کا وہ سزاوار ہے۔ جب ہمارا کام پھیلا اور بڑھا تو ہمیں اور زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوئی لیکن اگر ہم یہ کہیں کہ ہم یہ ذمہ داریاں نبھانے کے لئے تیار نہیں تو یہ کئے کرائے پر پانی پھیرنے والی بات ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ قادر و توانا نے کہا ہے کہ کام تو نہیں رکے گا۔ لیکن پھر مجھے خلق جدید کرنی پڑے گی۔ ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اندر ہی زندگی قائم رکھے اور ہماری حیات روحانی ہم سے نہ چھینے اور ہمیں تحریک جدید کے چندوں کو بڑھانے کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔''

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو بدلتے ہوئے حالات' بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کے لحاظ سے اپنے فضل سے مالی قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے اور ہمیشہ اس کی مغفرت' رزق کریم اور رضا حاصل رہے۔ آمین

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نصائح و ارشادات کی روشنی میں

وقارعمل کی اہمیت، افادیت و طریقہ کار

مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب مہتمم وقارعمل

وقارعمل کا پس منظر و تعارف

حضرت مصلح موعود نے 1938ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی۔ ابتدأً تنظیم کی ذمہ داریاں علمی میدان تک محدود تھیں لیکن اپریل 1938ء میں ہی حضرت مصلح موعود نے اس پروگرام کو وسعت دی اور اس کے منشور میں پانچ نکات مزید شامل کئے جن میں پہلا نکتہ "اپنے ہاتھ سے روزانہ اجتماعی صورت میں آدھ گھنٹہ کام کرنا" تھا۔ یہ وقارعمل کی ابتدائی شکل تھی۔

خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل 1938ء میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"اگر ان (نوجوانوں) کے ذہن میں یہ بات ڈال دی جائے اور ان کے قلوب پر اس کا نقش کر دیا جائے کہ جو شخص کام کرتا ہے وہ عزت کا مستحق ہے اور جو کام نہیں کرتا بلکہ نکما رہتا ہے وہ اپنی قوم اور اپنے خاندان کیلئے عار اور ننگ کا موجب ہے۔ اور یہ کہ معمولی دولت مند یا زمیندار تو الگ رہے اگر ایک بادشاہ یا شہنشاہ کا بیٹا بھی نکما رہتا ہے تو وہ بھی اپنی قوم اور اپنے خاندان کے لئے عار کا موجب ہے اور اس چمار کے بیٹے سے بدتر ہے جو کام کرتا ہے۔ تو یقیناً اگلی نسل درست ہو سکتی ہے۔ اور پھر وہ نسل اپنے سے اگلی نسل کو درست کر سکتی ہے۔ اور وہ اپنے سے اگلی نسل کو، یہاں تک کہ یہ باتیں قومی کیریکٹر میں داخل ہو جائیں"۔

(تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد اول ص 23)

وقارعمل کی تحریک سے حضور کا اولین مقصد نکمے پن اور بیکاری کی عادت کو نوجوانوں سے دور کر کے ان کا قومی کیریکٹر بلند کرنا تھا۔

خدام الاحمدیہ نے اس اجتماعی کام کی شکل کو وقارعمل کے نام سے موسوم کیا۔ اگرچہ وقارعمل کا سلسلہ خدام الاحمدیہ کی بنیاد سے پہلے بھی جاری تھا لیکن حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی تعمیل میں وقارعمل کو عروج تک پہنچانے کا سہرا خدام الاحمدیہ کے سر ہے۔

شیخ ناصر احمد صاحب کے مطابق وقارعمل کا لفظ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا ایجاد فرمودہ ہے۔

(تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد اول ص 76)

مجلس خدام الاحمدیہ کے سال 40-1939ء سے ہر دو ماہ بعد اجتماعی وقارعمل کا سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ اور اس سال چھ مرتبہ اجتماعی وقارعمل کئے گئے اور ایک ہزار روپے سے زائد رقم کی بچت کی گئی۔ ابتداء میں قادیان سے شروع ہونے والا کام ملک کے دیگر حصوں میں بھی مقبول ہوتا گیا۔

حضرت مصلح موعود نے نہ صرف اپنے خطبات اور تقاریر میں جماعت کو وقارعمل کی اہمیت سے آگاہ کیا بلکہ ان ایام میں بنفس نفیس تشریف لا کر اپنے خدام کے ساتھ کام میں حصہ لیا۔ آپ اپنے دست مبارک سے مٹی کھودتے، اسے ٹوکریوں میں ڈھوتے اور اور مقام عمل تک پہنچاتے۔ غرض ان دنوں وقارعمل منانے کا زبردست جذبہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے دلوں میں موجزن تھا۔

حضرت مصلح موعود نے اپنی کئی تقاریر میں وقارعمل کے مفہوم، مقصد اور طریقہ کار کو وضاحت سے بیان فرمایا اور اس سلسلہ میں احباب جماعت کو اہم ہدایات دیں۔ آپ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی اس روح کو زندہ رکھا۔ ذیل میں خلفائے جماعت احمدیہ کے وقارعمل سے متعلق ارشادات درج کئے جاتے ہیں۔

وقارعمل کا مقصد

وقارعمل کا حقیقی مقصد بیان کرتے ہوتے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"میں نے جماعت کو عموماً اور خدام کو خصوصاً اس امر کی ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اور کسی کام کو بھی عار نہ سمجھیں۔

(مشعل راہ جلد اول ص 429)

وقارعمل کی روح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقارعمل کی حقیقی روح کو اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وقارعمل کی روح یہ ہے کہ ہر احمدی نوجوان کو اس بات کی عادت ڈال دی جائے کہ وہ کسی کام کو بھی ذلیل اور حقیر نہ سمجھے اور جب تک یہ ذہنیت ہمارے نوجوانوں میں پیدا نہ ہو اس وقت تک وہ ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے اہل ہو ہی نہیں سکتے۔ جو ذمہ داریاں خدا تعالیٰ نے ان پر ڈالی ہوئی ہیں اور جن ذمہ داریوں کے نبھانے کے لئے ہم لوگ آپ کو کہتے رہتے ہیں۔

(مشعل راہ جلد دوم ص 27)

وقارعمل کا طریقہ کار

حضرت مصلح موعود نے وقارعمل کے طریقہ کار کو مختلف مواقع پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور اس بارے میں بہت اہم ہدایات اور نصائح فرمائی ہیں۔

معین اور واضح سکیم بنائیں

وقارعمل کے طریقہ کار کے حوالے سے سب سے بنیادی اور اہم بات یہ بیان فرمائی کہ واضح پروگرام اور سکیم کے تحت وقارعمل کریں۔ یونہی سوچے سمجھے بغیر نہ کریں۔ حضور خطبہ جمعہ فرمودہ 30 فروری 1939ء میں وقارعمل کا طریقہ کار سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران کو چاہئے کہ وہ ایک پروگرام بنا کر اس کے ماتحت کام کیا کریں۔ یونہی بغیر سوچے سمجھے کام کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ اب بھی ہاتھ سے کام کرتے ہیں مگر وہ کام کسی پروگرام کے مطابق نہیں ہوتا۔ حالانکہ جس طرح بجٹ تیار کئے جاتے ہیں اسی طرح انہیں اپنے کام کے پروگرام واضح کرنے چاہئیں۔ مثلاً ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے۔ اس بارہ میں یونہی بغیر پروگرام کے ادھر ادھر کام کرتے پھرنے کی بجائے اگر وہ کسی ایک سڑک کو لے لیں اور اپنے پروگرام میں یہ بات شامل کر لیں کہ انہوں نے سڑک پر بھرتی ڈال کر اسے ہموار کرنا اور اس کے گڑھوں کو پر کرنا ہے یا اسی طرح کا کوئی اور کام اپنے ذمہ لے لیں اور اسے وقت معین کے اندر مکمل کریں تو یہ بہت عمدہ نتیجہ پیدا کرے گا۔ بہ نسبت اس کے کہ بغیر ایک معین پروگرام کے وہ کام کرتے جائیں۔ مگر یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ بھرتی کے کیا معنی ہیں۔ گزشتہ سال جلسہ سالانہ پر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب آئے تو انہوں نے مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین سے کہا کہ اب کی دفعہ جب کام کرو تو مجھے بھی بلا لینا چنانچہ انہوں نے انہیں بلایا اور وہ بھی ہاتھ سے کام کرتے رہے۔ مگر چوہدری صاحب نے مجھے بتایا کہ ان کے ساتھ مل کر کام کرنے میں مجھے معلوم ہوا کہ ان کے کام میں ایک نقص بھی ہے اور وہ یہ کہ سڑک پر جب وہ مٹی ڈال رہے تھے تو سڑک کے پاس ہی ایک گڑھا کھود کر وہاں سے مٹی لے آتے تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ اس کا تو یہ مطلب ہے کہ آج آپ سڑک کے گڑھے پر کریں اور کل آپ ان گڑھوں کو پر کرنے لگ جائیں جو اس سڑک پر مٹی ڈالنے کے لئے آپ نے کھود لئے ہیں۔ تو یہ ایک نقص ہے جو خدام الاحمدیہ کے کام میں ہے اور اسے دور کرنا چاہئے۔ مگر اس کے علاوہ ضروری بات یہ ہے کہ وہ ایک سڑک یا ایک گلی لے لیں اور اس کی صفائی اور مرمت اس حد تک کریں کہ اس سڑک یا گلی میں کوئی نقص نہ رہے۔ مثلاً وہ ایک سڑک کس طرح درست کرنا چاہتے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ وہ انجینئروں سے مشورہ لیں اور ان سے پوچھیں کہ یہ سڑک کس طرح درست ہو سکتی ہے۔ پھر جو طریق وہ بتائیں اور جو نقشہ انجینئر تجویز کریں۔ اس کے مطابق وہ اس سڑک کی درستی کریں اور چھ مہینے یا سال جتنا وقت بھی اس پر صرف ہو اتنا وقت اس پر صرف کیا جائے۔ اور اس سڑک کو انجینئر کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق درست کیا جائے۔ مگر اب یہ ہوتا ہے کہ چند مٹی کی ٹوکریاں ایک گڑھے میں ڈال دی جاتی ہیں اور چند دوسرے گڑھے میں اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ کوئی کام ہوا ہے۔ پس پہلی ہدایت تو یہ ہے کہ کوئی ایک کام شروع کیا جائے اور اسے ایسا مکمل کیا جائے کہ کوئی انجینئر بھی اس میں نقص نہ نکال سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ دوسرے آدمیوں سے کوئی کام نہیں لیا جاتا۔ حالانکہ خدام الاحمدیہ کے کام کرنے کے یہ معنی نہیں کہ دوسروں کے لئے اس میں حصہ لینا ممنوع ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 91,90)

کام کی تقسیم اور مقابلہ جات

حضرت مصلح موعود اپنی تقریر فرمودہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ 21 اکتوبر 1945ء میں فرماتے ہیں:۔

یہ ضروری ہے کہ روزانہ کام کرنے کی عادت پیدا کی جائے اور کام کی نوعیت کو بدل دیا جائے۔ مثلاً ہر محلّہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر اس محلّہ والوں کے ذمہ لگا دیئے جائیں اور ان کا روزانہ کام یہ ہو کہ ان کی صفائی، درستی اور پانی کے نکاس وغیرہ کا خیال رکھیں اور ہر محلہ کے خدام اپنے محلّہ کے صفائی کے ذمہ دار قرار دیئے جائیں۔ اور بجائے مہینہ یا دو مہینہ کی بعد جمع ہو کر کسی سڑک پر مٹی ڈالنے کے، میرے نزدیک یہ طریق بہت مفید ثابت ہو گا کہ گلیاں اور سڑکیں محلّہ وار تقسیم کر دی جائیں کہ فلاں گلی اور سڑک کا فلاں محلّہ ذمہ دار ہے اور اس کی صفائی اور درستی نہ ہونے کی صورت میں اس سے پوچھا جائے گا۔ اسی طرح محلّہ کے گھروں کے متعلق بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر خدام میں تقسیم کر دیئے جائیں اور وہ ان گھروں کے سامنے کی صفائی کے ذمہ وار ہوں گے۔ ہر مہینہ میں ایک دن معائنہ اور مقابلہ کے لئے مقرر کیا جائے اور تمام محلوں کا دورہ کر کے دیکھا جائے کہ کس محلّہ کی صفائی سب سے اچھی ہے۔ جس محلّہ کی صفائی سب سے اچھی ہو اس کے خدام کو کوئی چیز انعام کے طور پر دی جائے تا کہ تمام محلوں میں ایک دوسرے سے مسابقت کی روح پیدا ہو۔

(مشعل راہ جلد اول ص 430-431)

سارا دن کام کریں

حضرت مصلح موعود خطبہ جمعہ 3 فروری 1939ء

میں وقار عمل کے لئے ایک اہم ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

میرے نزدیک مجلس خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ مہینہ میں ایک دن ایسا مقرر کر دیں۔ جس میں ساری جماعت کو شمولیت کی دعوت دیں۔ بلکہ میرے نزدیک شاید یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ بجائے ایک گھنٹہ کام کرنے کے سارا دن کام کے لئے رکھا جائے۔ ایک گھنٹہ کا تجربہ کوئی ایسا مفید ثابت نہیں ہوا۔ پس آئندہ کے لئے بجائے ایک گھنٹہ کے سارا دن رکھا جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ مہینہ دو مہینہ میں ایک دن تمام لوگ اس کام میں شریک ہوں۔ بلکہ میرے نزدیک لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ دو مہینہ میں ہی ایک دن ایسا رکھا جائے جس میں تمام لوگ صبح سے شام تک اپنے ہاتھ سے کام کریں۔

اس طرح سال میں چھ دن بن جاتے ہیں۔

(مشعل راہ جلد اول ص 92)

سارا دن کام کرنے کی افادیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

شاید سارا دن کام کرنا نتائج کے لحاظ سے زیادہ مفید ثابت ہو۔ اس طرح سال میں چھ دن بن جاتے ہیں اور اگر ایک دن میں ایک ہزار آدمی بھی صبح سے لے کر شام تک کام کریں تو چھ ہزار مزدور کا کام بن جاتا ہے اور چھ ہزار مزدور کا کام کوئی معمولی کام نہیں ہوتا بلکہ بہت اہم اور شاندار ہوتا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک قادیان میں ہاتھ سے کام کرنے والے کم از کم چار ہزار افراد ہیں۔ (مشعل راہ جلد اول ص 92)

اطفال اور انصار کو شمولیت کی دعوت

اطفال اور انصار کو بھی اپنے ساتھ لے کر وقار عمل کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

میں قادیان کے خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ سال میں چھ دن ایسے مقرر کریں جن میں یہاں کی تمام جماعت کو کام کرنے کی دعوت دی جائے بلکہ مناسب یہی ہوگا کہ وہ ابتداء میں چھ دن ہی رکھیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں دو مہینہ میں ایک دن کام کر لینا کوئی بڑی بات نہیں۔ مثلاً آخری جمعرات ہو تو اس دن عام اعلان کر دیا جائے کہ آٹھ دس سال کے بچوں سے لے کر ان بوڑھوں تک جو چل پھر سکتے اور کام کاج کر سکتے ہیں فلاں جگہ جمع ہو جائیں۔ ان سے فلاں کام لیا جائے گا۔

پھر پہلے سے پروگرام بنایا ہوا ہو کہ فلاں سڑک پر کام کرنا ہے۔ فلاں جگہ سے مٹی لینی ہے۔ اتنی بھرتی ڈالنی ہے۔ اس اس ہدایت کو مدنظر رکھنا ہے۔

اور جماعت کے انجینئر اس تمام کام کے نگران ہوں اور ان کا منظور کردہ نقشہ لوگوں کے سامنے ہو اور اس کے مطابق سب کو کام کرنے کی ہدایت دی جائے۔ میں سمجھتا ہوں اگر پہلے سے ایک سکیم مرتب کر لی جائے تو آسانی سے بہت بڑا کام ہو سکتا ہے۔ غرض سکیم اور نقشے پہلے تیار کر لیں اور اس دن جس طرح فوج پریڈ کرتی ہے اسی طرح ہر شخص حکم ملنے پر اپنے اپنے حلقہ کے ماتحت پریڈ پر آ جائے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 93)

اس اقتباس سے حضور کا منشاء اور آپ کی خواہش ظاہر ہوتی ہے کہ صرف خدام ہی وقار عمل نہ کریں بلکہ تمام افراد جماعت جو کوئی کام کر سکتے ہیں۔ وہ وقار عمل میں شامل ہوا کریں خواہ بچے ہوں یا بوڑھے۔

وقار عمل کا ضروری سامان جمع کرنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقار عمل کیلئے ضروری سامان خریدنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

میں خدام الاحمدیہ ربوہ سے خصوصاً یہ امید رکھتا ہوں کہ آئندہ سال سے یعنی اگلے دو ماہ کے اندر اندر ہی وہ پہلا اجتماعی وقار عمل کر دیں گے۔ اور چونکہ یہ صحیح ہے کہ اپنے بجٹ سے ہی ہم نے کام کرنا ہے۔ کسی سے مانگنا نہیں۔ اس لئے جتنی اللہ تعالیٰ توفیق دے ایک دو سال میں کافی تعداد میں کدالیں، بیلچے اور ٹوکریاں یا لوہے کی بنی ہوئی ٹوکریاں جن کو تگاریاں کہتے ہیں جمع کر لیں گے۔ اس قسم کی چیزیں ہزار کام آ جاتی ہیں۔

(مشعل راہ جلد دوم ص 31)

سست خدام کو شامل کرنے کی تحریک

حضرت مصلح موعود وقار عمل پر نہ آنے والوں کے لئے ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر کام شروع کر دیا جائے اور جوں جوں خدام کی حاضری بڑھتی جائے کام کو وسیع کرتے چلے جائیں۔ بے شک شروع میں سو فیصد حاضری نہ ہو۔ اس بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کام کو جاری رکھا جائے۔ جتنے خدام خوشی سے آئیں ان سے کام کراتے رہیں اور جو نہ آئیں ان پر جبر نہ کیا جائے۔ ہاں ان کو بار بار تحریک کی جائے کہ وہ بھی کام میں شامل ہوں''۔

(مشعل راہ جلد اول ص 432)

انفرادی وقار عمل نفس مارنے کا عمدہ طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نفس مارنے کے ایک عمدہ نفسیاتی طریق یعنی مخصوص انفرادی وقار عمل کو وضاحت سے بیان فرماتے ہیں:۔

''میں خدام کو اس طرح توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ سالوں میں ہاتھ سے کام کرنے کی روح کو دوبارہ زندہ کیا جائے اور خدام سے ایسے کام کرائے جائیں جن میں وہ ہتک محسوس کرتے ہوں اور وہ کام انفرادی طور پر کرائے جائیں۔ جس وقت قادیان کے تمام خدام جمع ہوں اور وہ سب ایک ہی کام کر رہے ہوں تو انہیں اس وقت کسی کام میں ہتک محسوس نہیں ہوتی کیونکہ ان کے دوسرے ساتھی بھی ان کے ساتھ اسی کام میں شریک ہوتے ہیں لیکن اگر ایک خادم اکیلا کوئی کام کر رہا ہو اور اس کے ساتھی اسے دیکھیں تو وہ ضرور ہتک محسوس کرے گا۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ اجتماعی طور پر کوئی کام نہ ہو۔ بے شک اجتماعی طور پر بھی ہو لیکن انفرادی کام کے مواقع بھی کثرت سے پیدا کئے جائیں۔ مثلاً کسی غریب کا آٹا اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا جائے یا کسی غریب کا چارہ اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا جائے یا کسی غریب کی روٹیاں پکوا دی جائیں۔ جب خادم روٹیاں پکوانے جائے گا تو دل میں ڈر رہا ہوگا کہ مجھے کوئی دیکھ نہ لے اور اگر کوئی دوست اسے رستے میں مل جائے تو اسے کہے گا کہ میری اپنی نہیں فلاں غریب کی ہیں۔ اس کا یہ اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ اس کام کو ہتک آمیز خیال کرتا ہے۔ یہ پہلا قدم ہوگا۔ اسی طرح بعض اور کام اسی نوعیت کے سوچے جا سکتے ہیں۔ ایسے کام کرانے سے ہماری غرض یہ ہے کہ کسی خادم میں تکبر کا شائبہ باقی نہ رہے اور اس کا نفس مر جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر ایک کام کرنے کو تیار ہو جائے''۔

(مشعل راہ جلد اول ص 439)

وقار عمل نہ کرنے والوں کے لئے لمحہ فکریہ

خدام کے سالانہ اجتماع 1945ء میں حضرت مصلح موعود وقار عمل کرنے والے خدام کو ایک اہم نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

محلوں میں صفائی رکھنا کوئی مشکل بات نہیں۔ اگر خدام تھوڑی بہت توجہ صفائی کی طرف رکھیں اور محلوں میں رہنے والے دوسرے لوگ بھی خدام سے تعاون کریں تو یہ بات بہت آسان ہو جاتی ہے۔ اس بات کو دل سے نکال دینا چاہئے کہ جب تک محلے کے تمام خدام کسی کام میں شریک نہیں ہوتے اس وقت تک کسی کام کو شروع ہی نہ کیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی کام کا موقعہ آئے گا مخلص اور دیانت دار خدام ہی آئیں گے اور وہی شوق سے اسے سرانجام دیں گے اور جو اخلاص اور دیانت داری سے کام کرنا نہیں چاہتا اس کے لئے سو بہانے ہیں۔ کہتے ہیں ''من حرامی حجتاں ڈھیر''۔ یعنی اگر کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو تو انسان کو سینکڑوں حجتیں اور بہانے سوجھ جاتے ہیں اور یہ حجتوں والے تو سال میں ایک دفعہ بھی وقار عمل کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں گے۔

ایسے لوگوں کے نہ آنے کی وجہ سے کام کو پیچھے نہیں ڈالنا چاہئے۔ جن لوگوں کے اندر اخلاص ہے۔ ان کو کیوں ایسے لوگوں کی خاطر کام سے روک رکھا جائے۔ اب تو تم دو ماہ کے بعد ایک دن وقار عمل کرتے ہو۔ اگر تم دس سال کے بعد بھی ایک دن مقرر کرو تو بھی نہ آنے والے غائب ہی ہونگے اور تمہاری حاضری پھر بھی سو فیصدی نہیں ہوگی دس سال کے بعد بھی جو دن تم وقار عمل کا مقرر کرو گے وہی دن ایسا ہوگا جس دن ان کو کام ہوگا اور شیطان ان کے دلوں میں یہ وسوسہ پیدا کر دے گا کہ آج تو مجھے فلاں کام بہت ضروری ہے۔ اگر آج وہ کام نہ کیا تو مجھے بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ نو سال گیارہ مہینے اور انتیس دن تک انہیں وہ کام یاد نہ آیا لیکن چونکہ تم نے تیسویں دن وقار عمل مقرر کر دیا اس لئے اسے بھی کام یاد آ گیا۔ دس سال تو کیا اگر سو سال کے بعد بھی ان کو وقار عمل میں شامل ہونے کیلئے کہا جائے تو اس وقت بھی ان کے پاس کوئی نہ کوئی بہانہ موجود ہوگا۔ ایسے لوگوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ ایسے لوگوں کا نہ آنا زیادہ بہتر ہوتا ہے بہ نسبت ان کے آنے کے۔ پس آپ لوگوں کو چاہئے کہ اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ کتنے آتے ہیں اور کتنے نہیں آتے۔ جو آتے ہیں انہیں اپنے ساتھ لے کر کام شروع کر دیں۔

(مشعل راہ جلد اول ص 431)

صفائی کے بارہ میں حضرت مصلح موعود کی چند ہدایات

وقار عمل میں صفائی کے حوالے سے چند اہم ہدایات دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

گلیاں کھلی رکھیں

''جہاں تک گلیوں کی چوڑائی کا سوال ہے، میں نے کھلی گلیاں رکھنے کا حکم دیا ہوا ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ گلیاں چوڑی ہونی چاہئیں۔ میں نے سردست اندازہ لگا کر پندرہ بیس فٹ کی وہ گلیاں رکھی ہیں جو مکانوں سے بڑی سڑکوں پر ملتی ہیں اور ان پر تانگہ گزارنا مدنظر نہیں اور جن پر تانگے وغیرہ گزارنے مقصود ہیں، وہ تیس فٹ کی رکھی ہیں اور بڑے راستے پچاس فٹ کے رکھے ہیں''

(مشعل راہ جلد اول ص 429)

گلیوں میں گند نہ پھینکیں

یہ دیکھیں کہ لوگ گلیوں میں گند نہ پھینکیں اور اگر کوئی پھینکے تو سب مل کر اسے اٹھائیں۔ تھوڑی سی محنت سے صفائی کی حالت اچھی ہو سکتی ہے۔ گاؤں میں رہنے والے احمدیوں کو بھی صفائی کی طرف خاص توجہ چاہئے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ صفائی کا خیال نہیں رکھتے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 140)

گلی میں پھینکا گیا گند خدام اٹھائیں

میں نے خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اس کام کو خاص طور پر شروع کریں اور اب بھی جب تک سکیم نہ بنے، ہر محلہ کے ممبر ذمہ دار سمجھے جائیں اس محلہ کی صفائی کے۔ پہلے لوگوں کو منع کرو اور سمجھاؤ کہ گلی میں گند نہ پھینکیں اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو پھر خود جا کر اٹھائیں۔ جب وہ خود اٹھائیں گے تو پھینکنے والوں کو بھی شرم آئے گی اور جب عورتیں دیکھیں گی کہ وہ جو گند گلی میں پھینکتی ہیں وہ ان کے باپ بھائی یا بیٹے کو اٹھانی پڑتی ہے تو وہ سمجھیں گی یہ برا کام ہے اور وہ اس سے باز رہیں گی۔

(مشعل راہ ص 140 جلد اول)

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت

ہاتھ سے کام کرنے کو جب میں کہتا ہوں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ عام کام جن کو دنیا میں عام طور پر برا سمجھا

جاتا ہے ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ مثلاً مٹی ڈھونا یا ٹوکری اٹھانا ہے، کہی چلانا ہے۔ اوسط طبقہ اور امیر طبقہ کے لوگ یہ کام اگر کبھی کبھی کریں تو یہ ہاتھ سے کام کرنا ہوگا ورنہ یوں تو سب ہی ہاتھ سے کام کرتے ہیں۔ یہ کام ہمارے جیسے لوگوں کے لئے ہیں کیونکہ ہمیں ان کی عادت نہیں اگر ہم نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو ہو سکتا ہے کہ ہماری عادتیں ایسی خراب ہو جائیں یا اگر ہماری نہ ہوں ہماری اولادوں کی عادتیں ایسی خراب ہو جائیں کہ وہ ان کو برا سمجھنے لگیں اور پھر کوشش کریں کہ دنیا میں ایسے لوگ باقی رہیں جو ایسے کام کیا کریں اور اسی کا نام غلامی ہے۔

پس جائز کام کرنے کی عادت ہر شخص کو ہونی چاہئے تا کسی کام کے متعلق یہ خیال نہ ہو کہ یہ برا ہے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 134)

وقارعمل کے دو اہم فوائد

وقارعمل کی حقیقی روح کو اگر اپنی زندگی میں جاری کرلیا جائے تو اس کے بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس میں سے دو نہایت اہم فوائد جن کا تعلق قومی زندگی سے ہے، بیان کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

اس تحریک سے دو ضروری فوائد حاصل ہوں گے۔ ایک تو نکما پن دور ہوگا اور دوسرے غلامی کو قائم رکھنے والی روح کبھی پیدا نہ ہوگی۔ یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ فلاں کام برا ہے اور فلاں اچھا ہے۔ برا کام کوئی نہ کرے اور اچھا چھوٹے بڑے سب کریں۔ برا کام مثلاً چوری ہے یہ کوئی نہ کرے اور جو اچھے ہیں ان میں سے کسی کو عار نہ سمجھا جائے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 134)

گندگی اور ملیریا سے بچاؤ

وقارعمل کے ذریعہ گندگی اور ملیریا سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں:۔

پانی کی گندگی کی وجہ سے ہر سال ملیریا آتا ہے اور دس دس پندرہ پندرہ دن ایک شخص بیمار رہتا ہے۔ ملیریا کی بڑی وجہ یہی ہوتی ہے کہ گڑھوں میں پانی جمع رہتا ہے اور اس کی سڑانڈ کی وجہ سے مچھر پیدا ہو جاتے ہیں جو انسانوں کو کاٹتے اور ملیریا میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس بخار کی وجہ سے لوگ پندرہ پندرہ دن تک بیمار رہتے ہیں اور اگر دس دن بھی ایک شخص کے بیمار رہنے کی اوسط فرض کرلی جائے اور ایک گھر کے پانچ افراد ہوں تو سال میں ان کے پچاس دن محض ملیریا کی وجہ سے ضائع چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ چھ دن بھی کوشش کرتے تو ملیریا کو جڑھ سے نابود کر دیتے مگر لوگ دوائیوں پر پیسے الگ خرچ کرتے ہیں۔ تکلیف الگ اٹھاتے ہیں، طاقتیں الگ ضائع کرتے ہیں، عمریں الگ کم ہوتی ہیں۔ موتیں الگ ہوتی ہیں اور پھر سال میں پچاس دن بھی ان کے ضائع چلے جاتے ہیں۔ مگر تھوڑا سا وقت خرچ کرکے قبل از وقت ان باتوں کا علاج نہیں کرتے۔

(مشعل راہ جلد اول ص 94)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات

وقارعمل میں سارا قادیان شامل ہوتا تھا

ہمارے سپرد ایک کام حضرت مصلح موعود نے یہ کیا تھا کہ ہم ایک خاص طریق پر وقارعمل منائیں لیکن اب ہم نے اس طریق پر وقارعمل منانا چھوڑ دیا ہے یا ہم ایک حد تک اس سے غافل ہو گئے ہیں۔ کچھ مجالس تو ایک حد تک اس قسم کے وقارعمل مناتی ہیں لیکن بعض مجالس نے ان ہدایتوں کی طرف سے عدم توجہی برتنی شروع کر دی ہے۔ مثلاً ہر دو ماہ کے بعد سارے قادیان کا اکٹھا ایک وقارعمل منایا جاتا تھا۔ جس میں خود حضور کے منشا کے مطابق غیر خدام کو بھی دعوت عمل دی جاتی تھی ان سے درخواست کی جاتی تھی کہ آپ بھی جو ہمارے بزرگ ہیں آئیں اور اس وقارعمل میں ہمارے ساتھ شامل ہوں چنانچہ قادیان میں ہر دو ماہ میں ایک بار وقارعمل منایا جاتا رہا ہے۔ جس میں سارا قادیان شامل ہوتا تھا۔

(مشعل راہ جلد دوم ص 24)

حضرت مصلح موعود کی وقارعمل میں شمولیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث قادیان میں ہونے والے وقارعمل کا نقشہ اور حضرت مصلح موعود کی ازراہ شفقت تشریف آوری اور شمولیت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ہر دو ماہ کے بعد ہونے والا اجتماعی وقارعمل قریباً باقاعدگی سے ہوتا تھا۔ ان مواقع پر اکثر حضرت مصلح موعود تشریف لے آتے تھے۔ کہیں حضور مٹی کی ٹوکری اٹھا رہے ہیں، کہیں کدال سے مٹی کھود رہے ہیں۔ ٹھیک جس طرح گھر کا ماحول ہوتا ہے اس ماحول میں وہ وقارعمل منایا جاتا تھا اور اس میں بڑا لطف آتا تھا۔

(مشعل راہ جلد دوم ص 26)

کوئی عار محسوس نہیں ہوئی

اسی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''1953ء میں جب ہمیں ایک مہینہ پچیس دن کے لئے جیل میں بھجوایا گیا (یعنی حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور اس خاکسار کو) تو ہمیں بھی جیل میں چرخہ کاتنے کی مشقت دی گئی تھی اور ہم بڑی خوشی اور بشاشت سے سوت کاتنے کی کوشش کرتے تھے دھاگا کبھی بنتا تھا اور کبھی ٹوٹ جاتا تھا۔ بہرحال ہم نے تھوڑا

باقی صفحہ 7 پر

تبصرہ کتب

پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں

نام کتاب: پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں
مؤلف: حضرت میر محمد اسحاق صاحب
تعداد صفحات: 174

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا نام جماعت میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ آپ کو جماعت کی علمی خدمات کے میدان میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ حدیث کے ساتھ آپ کا قلبی تعلق اور گہرا علم تھا۔ آپ نے حدیثوں کے مختلف مجموعے مرتب کئے جن کو جماعت میں مقبولیت کی سند حاصل ہوئی۔ چہل احادیث کے نام سے احادیث کا کتابچہ بہت سے بچوں کو زبانی یاد ہے۔ زیر نظر کتاب ''پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ سو معتبر احادیث کے تراجم کا مجموعہ ہے۔ جو جماعت میں مقبول و معروف ہے اور اس کتاب کے کئی ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔

کتاب میں مندرج احادیث کا تعلق اخلاق فاضلہ کے مضامین سے ہے۔ چنانچہ سب سے پہلی حدیث صحیح مسلم سے لی گئی ہے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہادر وہ نہیں جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑے بلکہ اصل بہادر تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔ (بخاری)

احادیث کے اس خوبصورت گلدستہ میں اعلیٰ اخلاق جن کو قائم کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے کی جھلکیاں دکھائی گئی ہیں۔ اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ جو رسول کریمؐ میں تھے اور آپؐ نے اپنی امت کو ان اخلاق پر کاربند ہونے کی تلقین فرمائی ان کا بیان اس کتاب کی زینت ہے۔ ان اخلاق میں توبہ واستغفار، توکل علی اللہ، صبر وتحمل، غصہ پی جانا، لغویات سے پرہیز، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، انفاق فی سبیل اللہ، حقوق اللہ کی ادائیگی، حقوق العباد کا خیال، ہمدردی خلق، ایثار وقربانی، بچوں پر رحم، سادہ زندگی بسر کرنا، تنگی وابتلا کے وقت استقامت، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا، مثبت سوچ یعنی حسن ظنی کی عادت، بدخوئی اور غیبت سے پرہیز، بدظنی سے اجتناب، حسد سے بچنا، بیوی سے خاوند کا اور خاوند کا بیوی سے حسن سلوک، والدین بیوی بچوں کے ساتھ حسن معاملگی وغیرہ شامل ہیں ان اخلاق کو اختیار کرنے کے بارہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے۔

اخلاق فاضلہ پر رسول اللہؐ کی 500 پیاری باتوں کے بیان کے بعد اخیر کتاب میں 20 ایسی احادیث بیان کی گئی ہیں جن میں موعود امام کی پیش خبری، اس کی نشانیاں اور اس کو ماننے کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں۔

مؤلف کتاب ہذا حضرت میر محمد اسحاق صاحب کتاب کے آغاز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''جب لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا مشن کیا ہے۔ تو اس نے کہا۔ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ یعنی میں اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ جس قدر بھی نیک عادات، پاک خصائل اور پسندیدہ اخلاق ہیں ان کو دنیا میں قائم کروں۔ یہ تھا اس شخص کا مشن اور یہی کام اس نے ساری عمر کیا۔ یہی وہ مکہ والوں کو تعلیم دیتا ہے۔ اور یہی تعلیم اس نے مدینہ والوں کے سامنے پیش کی۔ جب کہ تیرہ سال متواتر تکلیفیں دینے کے بعد اس کی قوم نے اس کو اس کے پیارے وطن سے نکال باہر کیا۔ اور پھر جب خدا کے فضل سے مدینہ سے دس ہزار پاک دل صاحب اخلاق جان نثار قدوسیوں کے جمگھٹے میں فاتحانہ حیثیت سے مکہ میں داخل ہوا۔ تب بھی اس نے وہاں کے خونخوار، ظالم قاتل بھیڑیوں کو لا تثریب علیکم کہا کہ جاؤ۔ میں تم کو معاف کرتا ہوں اور جن جرائم کا تم سے ارتکاب ہوا ہے۔ انہیں یک قلم فراموش کرتا ہوں۔

حسن اخلاق ہی کا ایک بے نظیر معاملہ تھا۔ جو اس پاک باز انسان نے دکھایا۔ پس مجھ بد اخلاق شخص کے لئے ضروری ہوا کہ میں اس کے اخلاق اور اس کی اخلاقی تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کروں۔ تا کہ اس بے نظیر شخص کے اخلاق پڑھ کر اپنی بداخلاقیوں پر نادم ہوتا ہوا ان کو چھوڑنے کی کوشش کروں اور تا کہ آپ اے میرے وطنی بھائیو! اردو زبان میں اس کے اخلاق اور اخلاقی تعلیم سے واقف ہو کر معلوم کرسکیں۔ کہ وہ پاک شخص جسے آج ایک دنیا بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کر رہی ہے کیسا صاحب اخلاق پاک دل اور ہمہ تن پاکیزگی تھا۔

بالآخر میں تجھ سے اے میرے خدا التجا کرتا ہوں کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا پرتو مجھ پر ڈال۔ اور توفیق دے کہ میں اپنی روش اور اپنا طریق عمل وہی بنالوں جو تیرے سب سے بڑے محبوب کا تھا۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ اخلاقی تعلیم کی آگاہی کے لئے ''پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں'' نہایت مفید کتاب اور مشعل راہ ہے۔ یہ کتاب احمد اکیڈمی ربوہ اور دیگر جماعتی سٹالز پر دستیاب ہے۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

دعا اسی کی دعا کہلانے کی مستحق ہوگی جو اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

برصغیر ہندوپاک میں نصف صدی قبل رقوم لکھنے کی قدیم طرز

مکرم ملک جمیل الرحمن رفیق صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ

آج سے تقریباً نصف صدی پہلے تک روپوں پیسوں کو عام معروف ہندسوں میں لکھنے کی بجائے ایک خاص طرز تحریر استعمال کی جاتی تھی جس کا عام رواج تھا اور لوگ ان علامات سے خوب واقف تھے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصنیفات میں بھی بالعموم رقوم اسی طرز تحریر میں درج ہوئی ہیں جو اس وقت رائج تھی۔ آج کل کا قاری اس طرز تحریر سے واقف نہیں۔ لہٰذا ذیل میں اس طرز تحریر کی تفصیل درج کی جاتی ہے تاکہ سلسلے کی کتب پڑھتے ہوئے ایسی رقوم کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

اس زمانے میں ایک روپیہ کے سولہ آنے ہوتے تھے اور ایک آنہ چار پیسوں کا تھا۔ آج کی طرح ایک روپے کے سو پیسے نہیں ہوا کرتے تھے۔ سو ہم ایک پیسے سے بات شروع کرتے ہیں۔

ایک پیسہ لکھنے کے لئے چھوٹی سی لکیر (Dash) لکھی جاتی تھی (یعنی ـــر) ڈیش کے آگے چھوٹی سے ٹیڑھی لکیر کا بھی اضافہ کیا جاتا۔

دو پیسے کے لئے نقطہ اور ساتھ ٹیڑھی لکیر یعنی ٠ر

تین پیسے ظاہر کرنے کے لئے اوپر والی دونوں علامتیں اس طرح اکٹھی لکھی جاتیں ـ٠ـر

چار پیسے کا ایک آنہ تھا ایک آنہ اس طرح لکھتے ۱ر ایک آنے سے لے کر پندرہ آنے تک اسی طرح عام رقم لکھ کر آگے ٹیڑھی لکیر ڈالتے (۲ر ۳ر)

سولہ آنے کا ایک روپیہ تھا۔ ہماری جماعت میں چندہ عام آمد کا سولھواں حصہ ادا کیا جاتا ہے۔ یعنی ایک روپیہ میں سے ایک آنہ۔ ایک روپیہ اس طرح لکھا جاتا تھا عه

ایک روپیہ سے نو روپیہ تک یہ علامات مستعمل تھیں:۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶
۷ ۸ ۹

دہائیوں کے لئے انہی اکائیوں میں معمولی ترمیم کی جاتی ہے اکائی کے آخر کو گول کر دیا جاتا ہے

۱۰ ۲۰ ۳۰
۴۰ ۵۰ ۶۰
۷۰ ۸۰ ۹۰

یہاں قابل نوٹ بات یہ ہے کہ اَسّی کی علامت سه کی بجائے له مقرر ہے، یہ استثناء ہے۔

گیارہ سے انیس تک کے لئے دس کی علامت (عه) کے نیچے ایک سے نو تک کی علامت معمولی ترمیم کے ساتھ درج کی جاتی ہے، سوائے گیارہ کے، گیارہ اس طرح لکھا جاتا ہے۔ لعه بارہ سے انیس تک یہ صورت ہوگی:۔

۱۲ ۱۳ ۱۴
۱۵ ۱۶ ۱۷
۱۸ ۱۹

اکیس سے انتیس، اکتیس سے انتالیس وغیرہ نناوے تک دہائی کے ساتھ یہی علامات ایک سے نو تک والی لکھی جاتی ہیں۔ مثلاً

۲۱ ۲۲ ۲۳
۲۴ ۲۵ ۲۶
۲۷ ۲۸ ۲۹

سو کو عربی میں مائۃ کہتے ہیں۔ اس کی علامت ہے ۱۰۰

دوصد، تین صد وغیرہ کی علامات یہ ہیں:۔

۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ۵۰۰
۶۰۰ ۷۰۰
۸۰۰ ۹۰۰

ایک ہزار کی علامت۔ ۱۰۰۰

دو ہزار سے دس ہزار تک یہ علامات ہیں:۔

۲۰۰۰ ۳۰۰۰
۴۰۰۰ ۵۰۰۰
۶۰۰۰ ۷۰۰۰
۸۰۰۰ ۹۰۰۰
۱۰۰۰۰

اوپر والے مضمون کا خلاصہ درج ذیل چارٹ میں ملاحظہ فرمائیں (ایک اور دو روپے کے لئے 2,2 علامات ہیں)

ایک پیسہ	دو پیسے	تین پیسے	ایک آنہ	ڈیڑھ آنہ	پونے دو آنے	دو آنے	اڑھائی آنہ	پونے تین آنے	تین آنے
ـر	٠ر	ـ٠ـ	۱ر	۱٠ر	۱ـ٠ـر	۲ر	۲٠ر	۲ـ٠ـر	۳ر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰
۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰
۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰
۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰
۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰۰

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

☼ مکرمہ امتہ القدوس سائرہ صاحبہ بنت مکرم صادق محمد صاحب فیکٹری ایریا کا نکاح مکرم مبارک احمد صاحب چوہدری (برادر مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب استاذ جامعہ احمدیہ) ابن مکرم محمد ارشد صاحب چوہدری حال کینیڈا کے ہمراہ بعوض 30 ہزار کینیڈین ڈالر مورخہ 30 مئی 2001ء کو محترم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے بیت احمد فیکٹری ایریا میں پڑھایا۔ مکرمہ امتہ القدوس سائرہ صاحبہ مکرم مولوی صالح محمد صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی پوتی اور حضرت میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑپوتی ہیں۔ جبکہ مکرم مبارک احمد صاحب مکرم عبدالرحیم دیانت صاحب درویش قادیان کے نواسے ہیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

☼ مکرم احمد شجاع صاحب ولد مکرم رانا رفاقت احمد صاحب (مرحوم) آف فیکٹری ایریا ربوہ حال کینیڈا کا نکاح ہمراہ مکرمہ حنا مسعود صاحبہ بنت مکرم رانا مسعود احمد صاحب آف اوکاڑہ بحق مہر دس ہزار کینیڈین ڈالر مورخہ 20 جنوری 2002ء بروز ا[illegible] مبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے پڑھا۔ مکرم احمد شجاع صاحب، محترم منشی برکت علی خانصاحب مرحوم سابق وکیل المال اول تحریک جدید کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

☼ مکرم سید سعادت منیر احمد مربی سلسلہ سمن آباد فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 22 جنوری 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام ''سطوت منیر'' عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم سید مروت حسین شاہ صاحب آف گھٹیالیاں کی پوتی اور مکرم سید مبشر احمد شاہ صاحب آف اورنگی ٹاؤن کراچی کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے، خادمہ احمدیت اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

☼ محترم رانا محمود احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ دفتر نظارت اشاعت تحریر کرتے ہیں خاکسار کے سسر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق انسپکٹر بیت المال چند دنوں سے پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور شفیع ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

☼ مکرم رشید محمد صاحب ولد محترم عطا محمد صاحب ننگلی دار العلوم شرقی حلقہ نور لکھتے ہیں خاکسار کی والدہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ زوجہ مکرم عطا محمد صاحب ننگلی 30 دسمبر 2001ء بروز اتوار جرمنی میں وفات پا گئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ موصیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ جرمنی سے 7 جنوری 2002ء بروز اتوار ربوہ لایا گیا۔ اسی دن 9 بجے رات آپ کی نماز جنازہ دار الضیافت میں محترم محمود احمد وڑائچ صاحب مربی سلسلہ ملتان نے پڑھائی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی، قبر تیار ہونے پر مکرم اسد اللہ غالب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ نے اپنے پیچھے 4 بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی ہے۔ تین بیٹے اور بیٹی جرمنی میں مقیم ہیں اور سب سے بڑے بیٹے ربوہ میں رہائش رکھتے ہیں۔ خدا کے فضل سے سب بیٹے اور بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔

اعلان دار القضاء

(مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب بابت ترکہ مکرم محمد احمد بھٹی صاحب)

☼ مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب حال مقیم یو۔کے نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد احمد بھٹی صاحب ابن مکرم قاضی مبارک احمد بھٹی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 1/43 (فیکٹری ایریا) دار الرحمت ربوہ رقبہ 1 کنال 71 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں اب یہ قطعہ ان کے جملہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) محترمہ شاہدہ بھٹی صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمود احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
(3) مکرم مشہود احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
(4) محترمہ امتہ الجمیل احمد صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم شاہد احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
(6) مکرم رفیع احمد بھٹی صاحب (بیٹا)
(7) مکرم عتیق احمد بھٹی صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

امریکہ کسی بھول میں نہ رہے۔ ایران ایران کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ کسی بھول میں نہ رہے۔ وہ دوسرے ملکوں کو ڈرانے دھمکانے کی پالیسی ترک کردے۔ ٹھوس ثبوت کے بغیر کسی ملک پر حملہ کیا گیا تو دہشت گردی کے خلاف عالمی کوششوں کو شدید نقصان پہنچے گا۔ ہم اپنی سلامتی کے لئے ہر طرح کے ہتھیار بنانے کا حق رکھتے ہیں۔ ایران پر دہشت گردوں کو پناہ دینے کا الزام غلط ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کے نام خط میں لکھا ہے کہ جراثیمی ہتھیاروں کے کنونشن کے نفاذ میں امریکہ نے رکاوٹیں کھڑی کیں۔ اسرائیل ریاستی دہشت گردی کر رہا ہے۔ ہم فلسطینیوں کی حمایت کرتے ہیں۔

بھارتی فوج کی ظالمانہ کارروائیاں مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے ظالمانہ کارروائیاں کرتے ہوئے 2 خواتین سمیت 17 مجاہد شہید کر دیئے متعدد علاقوں میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ جھڑپوں میں 5 فوجی ہلاک ہوئے۔ جنگی ہیلی کاپٹروں اور اسرائیل سے خریدا گیا جدید اسلحہ استعمال کیا جا رہا ہے۔

بنگلہ دیش میں عورتوں پر تیزاب پھینکنے کی سزا بنگلہ دیش کی حکومت نے عورتوں پر تیراب پھینکنے والوں کے لئے سزائے موت کی منظوری دی ہے۔ بی بی سی کے مطابق بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیاء نے عورتوں پر تیزاب پھینکنے کی وارداتوں کو شرمناک قرار دیا ہے۔

عراق پر بمباری امریکی اور برطانوی طیاروں نے عراق کے شمالی علاقوں پر شدید بمباری کی ہے یہ بمباری شمالی شہر موصل میں شہری تنصیبات پر کی گئی۔ جس سے 4 عراقی شہری جاں بحق ہو گئے۔ عراقی فوج نے طیاروں پر اینٹی ایئر کرافٹ توپوں سے جوابی کارروائی کی۔

امریکی صحافی کا اغوا کیس امریکہ نے ایک بار پھر کہا ہے کہ امریکی صحافی ڈینئل پرل کے اغواء میں کوئی پاکستانی تنظیم ملوث نہیں۔ پرل کے بارے میں فی الحال کچھ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے۔

غریب ممالک میں سرمایہ کاری اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اقتصادی خوشحالی کے لئے غریب ممالک میں سرمایہ کاری کی جائے۔ 11 ستمبر کے حملوں کے بعد امیر اور غریب ممالک کا فرق کھل کر سامنے آ گیا ہے۔ اقتصادی فورم کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کاروباری حضرات غریب ممالک میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کریں ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کی آبادی کا زیادہ حصہ غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزار رہا ہے۔ اقدامات نہ کئے گئے تو ہم سب کا مستقبل خطرہ میں ہے۔

کشمیریوں کا حق خود ارادیت سعودی عرب نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔ پاک بھارت مذاکرات کے ذریعے تمام مسائل حل کریں۔

بقیہ صفحہ 5

تھوڑا سوت کاتنا سیکھنا شروع کیا۔ لیکن ابھی ہمیں یہ فن پوری طرح نہیں آیا تھا کہ گورنمنٹ نے ہمیں جیل سے رہا کر دیا۔ گو ہم نے یہ فن پوری طرح سیکھا نہیں لیکن وہاں بیٹھ کے ہمیں اس میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی تھی۔ کیونکہ ہم جانتے تھے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر جیل میں آئے ہیں اور جو چیز بھی خدا کہے اس میں برکت ہوتی ہے''۔

(مشعل راہ جلد دوم ص28)

حضور کی خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مورخہ 24 اپریل 1973ء نماز مغرب سے قبل ربوہ کے اجتماعی وقار عمل کے مقام پر ازراہ شفقت تشریف لائے اور خدام کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے خطاب فرمایا اس موقع پر حضور نے بیماری کے باوجود وقار عمل میں شرکت کی شدید خواہش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

میں تو جب سے گھوڑے سے گرا ہوں تو میری ریڑھ کی دو ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ بڑا لمبا عرصہ ڈاکٹروں نے مجھے لٹائے رکھا اس لئے اب میں بوجھ نہیں برداشت کر سکتا۔ نہ اس قسم کا کام کر سکتا ہوں اس لئے کڑھتا رہتا ہوں۔ ([illegible] ویسے میری صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ میں آپ سے شاید ہر ایک کے ساتھ بنی اب بھی پکڑ لوں کامیابی کے ساتھ، لیکن یہ ایک مجبوری ہے اور مجھے بڑا دکھ اٹھانا پڑتا ہے اور دکھ کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں آپ کے ساتھ میں بھی شریک ہو جاتا ہوں)۔

(مشعل راہ جلد دوم ص368)

اللہ تعالیٰ ہم سب میں خلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں وقار عمل کرنے کی روح پیدا کر دے اور وقار عمل کے ثمرات سے بہرہ یاب کرے۔ آمین۔

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون 211538
نور کاجل: آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے صرف نیلے رنگ کی خوبصورت ڈبی طلب کریں
نور ابٹنہ: بہترین روائتی ابٹن جو حسن کو چار چاند لگائے
نور آملہ: بالوں کی خشکی، سکری دور کر کے چمک پیدا کرتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعرات 7 فروری غروب آفتاب: 5.50
☆ جمعہ 8 فروری طلوع فجر: 5-32
☆ جمعہ 8 فروری طلوع آفتاب: 6-55

عالمی برادری ثالثی کرے صدر جنرل مشرف نے

کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کو آخر کار اقوام متحدہ کے فیصلوں کی بنیاد اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق حل کرنا ہی پڑے گا۔ یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر آزاد کشمیر اسمبلی اور کونسل کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک کروڑ کشمیری عوام کو ان کے حق آزادی سے محروم نہیں رکھا جا سکتا۔ اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کا ان کا حق وقت گزرنے سے ختم نہیں ہوتا۔ صدر مشرف نے عالمی برادری سے کہا کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل میں مدد اور ثالثی کریں کیونکہ دو طرفہ عمل کام نہیں کر رہا۔

سرزمین پاکستان کا خون کے آخری قطرے تک دفاع کریں گے صدر مشرف نے یوم یکجہتی

کشمیر کے موقع پر واضح طور پر کہا کہ وہ پاکستان کے خلاف جارحیت کی باتیں کرنے والے تمام بھارتیوں پر یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم اپنی خود مختاری عزت و وقار کا ہر قیمت پر تحفظ کریں گے۔ اگر پاکستان پر جنگ مسلط کی گئی تو ہم اپنے وطن کی ایک ایک انچ سرزمین کا اپنے خون کے آخری قطرے تک اپنے تمام تر وسائل کے ساتھ دفاع کریں گے۔

پاکستان کی امریکی فوجی امداد بحال صدر بش

کے اعلان کردہ نئے بجٹ کے مطابق امریکہ نے پاکستان کی اقتصادی امداد میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔ 5 کروڑ ڈالر کی فوجی امداد دینے کا اعلان بھی کیا ہے۔

پاکستان کا بچہ بچہ کشمیریوں کے ساتھ ہے

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ ہم نے پاکستان کو اسلام پسند بگر رواداری والا ملک بنانا ہے اور پاکستان کا بچہ بچہ جنگ آزادی میں کشمیریوں کے ساتھ ہے۔ وہ الحمرا آرٹس کونسل ہال میں کشمیر پر طلبہ و طالبات کے تقریری مقابلے میں خطاب کر رہے تھے۔

5 فروری یوم یکجہتی کشمیر پاکستان سمیت آزاد کشمیر،

مقبوضہ کشمیر اور شمالی علاقہ جات میں 5 فروری کو یوم یکجہتی کشمیر اس عزم اور عہد کی تجدید کے ساتھ منایا گیا کہ پوری پاکستانی قوم جدوجہد آزادی کشمیر میں کشمیری عوام کے ساتھ ہے اور آزادی کشمیر کی حمایت جاری رکھے گی۔ اس

ضمن میں ملک بھر کے تمام چھوٹے بڑے شہروں، قصبوں اور دیہات میں سرکاری اور نجی سطح پر کشمیری قوم سے اظہار یکجہتی کے لئے خصوصی پروگرامز، سیمینار، ریلیاں اور کشمیر مارچ منعقد کئے گئے۔

عام انتخابات کی نگرانی کیلئے یورپی یونین کا خیر مقدم

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ عام انتخابات مقررہ وقت پر ہوں گے اور پاکستان انتخابات کی نگرانی کے لئے یورپی یونین اور دیگر عالمی مبصرین کا خیر مقدم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ یورپی یونین پاک بھارت کشیدگی اور مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ برسلز میں پاکستانی صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان یورپی یونین سے تعاون میں فروغ چاہتا ہے اور اس سلسلہ میں گزشتہ 5 ماہ میں کافی پیشرفت ہوئی ہے۔

انتخابات میں تعلیمی قابلیت کی شرط میں نرمی

صدر مشرف نے قومی تعمیر نو بیورو کے چیئرمین تنویر حسین نقوی کو ہدایت کی ہے کہ وہ اکتوبر میں متوقع عام انتخابات میں سیاسی پارٹیوں کے امیدواروں کے لئے رکھی گئی بی۔اے کی تعلیمی قابلیت کی شرط میں نرمی کے لئے سفارشات مرتب کریں۔ جس کی روشنی میں این آر بی نے سفارشات کی تیاری شروع کر دی ہے۔

صوبہ سرحد کے کئی دینی مدارس بند غیر ملکی طلباء

کے داخلوں پر پابندی کے فیصلے اور خفیہ وحساس اداروں کی سخت چھان بین نے صوبہ سرحد کے زیادہ تر دینی مدارس کو بند کرنے پر مجبور کر دیا ہے جبکہ غیر ملکی طلباء بھی رخت سفر باندھ کر رخصت ہو چکے ہیں اور ملکی طلباء کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ متعلقہ مدارس کے منتظمین نے اپنے مدارس غیر معینہ مدت کے لئے بند کرنے اور درسی کتب واپس کرنے کے نوٹس لگوا دیئے ہیں۔

****

ایم موسیٰ اینڈ سنز

ڈیلرز: ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی آرٹیکلز

27۔ نیلا گنبد لاہور فون 7244220

پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

MTA کیلئے 8,6 فٹ سالڈ ڈش دیرپا اور پائیدار ڈیجیٹل ریسیور نہایت کنٹرول ریٹ پر احباب جماعت کو مہیا کئے جا رہے ہیں نیز ڈیجیٹل ریسیور کی ٹیوننگ اور ڈش سیٹنگ دوسرے شہروں کی نسبت کم ریٹ میں کرائیں۔ رنگین T.V نئے پرانے اور تبادلے کیلئے ہم سے رابطہ کریں۔

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد گلوبل ڈش سنٹر

بالمقابل جامعہ احمدیہ کالج روڈ ربوہ

فون رہائش: 213706 دوکان: PP213550

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ڈڈوے موٹرز

ہماری ورکشاپ میں ہر قسم کی گاڑیوں کی مرمت (ریپئرنگ) اوورہالنگ۔ ویل الائنمنٹ ویل بیلنسنگ ڈینٹنگ۔ پینٹنگ آٹو الیکٹرک اور اے سی کا کام نہایت مناسب قیمت پر کیا جاتا ہے۔ نیز سپیئر پارٹس بھی دستیاب ہیں۔

گولڑہ روڈ بالمقابل سی ایم ٹی مین گیٹ اسلام آباد

فون 5476460

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699 گھر 211971

مکان برائے فوری فروخت

ربوہ کے وسط میں واقع مکان برقبہ دس مرلے برائے فوری فروخت ہے۔

رابطہ: نصیر احمد خان ولد بشیر احمد خان مرحوم مکان نمبر 14/21 دارالرحمت شرقی (الف) ربوہ

فون 051-56134883-04524-213435

03204465159

الرحمن پراپرٹی سنٹر

اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون دفتر 214209

پروپرائٹر: رانا حبیب الرحمان

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں۔ فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ 50 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے۔ تیار کردہ

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گول بازار ربوہ فون 212434-211434

کاروں کی سروس اور مرمت کے لئے

ماڈرن کاہلوں موٹرز پر تشریف لائیں

بروز جمعہ بھی 12 بجے تک۔ مین سرگودھا روڈ ربوہ

فون 04524-214514

سرکن اور اپھارہ

کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض کے لئے علاج، ادویات اور لٹریچر دستیاب ہے

کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ

فون آفس 213156 فون کلینک 771

فون سیلز 211047

کوٹھی و گھریلو سامان برائے فوری فروخت

تین بیڈ روم بمعہ ملحقہ باتھ نیچے۔ ایک بیڈ بمعہ باتھ اوپر۔ کچن اوپر نیچے بہت بڑا ڈرائنگ روم ڈائننگ روم ٹی وی لاؤنج اور سٹنگ روم۔ کارپورچ صحن لان سٹور اور سٹڈی برقبہ ایک کنال قیمت انتہائی کم۔ 15/12 دارالیمن شرقی ربوہ

ڈاکٹر فہمیدہ و ملک منیر احمد فون نمبر 212426

ضرورت سیلزمین

1- سیلزمین جو ڈرائیونگ جانتے ہوں 20 آسامی
2- عمر: کم از کم 25 سال
3- تعلیم: کم از کم میٹرک

انٹرویو کیلئے مورخہ 14-2-02 کو تشریف لائیں

پتہ برائے رابطہ **میاں بھائی پنکھا فیکٹری**

گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور فون 16-7932514

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61